www.novelsclubb.com
ملالِ زیست
از زینب نثار بھٹی

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

ملالِ زیست

از

زینب نثار بھٹی

انتساب: ہر زی روح کے نام!

ہر اس اولاد کے نام، جسکے والدین منوں مٹی تلے جا بسے۔۔ میرے نام اور آپ سب کے نام!

www.novelsclubb.com

میری دیدہ زیب اماں

آپ کے جانے کے بعد

یہ دل اداس ہے

یہ وجود ہلکان ہے

آپ کی یادیں

سنہرے پنوں پر درج ہو کر

میرے ارد گرد منڈلاتی ہیں

مجھے ہر پل ستاتی ہیں

میں روتی ہوں

پکارتی ہوں آپ کو

لیکن ناجانے آپ کیوں

میری پکار نہیں سن پاتیں؟

میری نظریں متلاشی

ہیں آپ کی

میں آج بھی

www.novelsclubb.com

گھر کے دروازے کھولے

چھو کٹ پر نظریں جمائے

اس آس کے ساتھ بیٹھی

اک آہٹ ہو گی

آپ آ جائیں گی

مجھے ہنسائیں گی

گلے لگائیں گی

غموں کو مجھ سے

دور ہٹائیں گی

اسی آس نے

نا جانے کب سے

مجھے حوصلہ دیا۔

میری اماں مجھے

www.novelsclubb.com

ہر پل یاد آتی ہیں۔۔

صبح صادق کا سورج اپنی مخصوص کرنوں کے ساتھ امید کی نئی شمع جلانے میں مصروف تھا ۔اسی آفتاب کی روشنی کھڑکی سے ہوتے ہوئے ایک وجیہ شخص پر پڑھ رہی تھی جو کہ ٹو پیس میں ملبوس دیکھائی دے رہا تھا۔اس شخص نے شمس کی تیز روشنی سے آنکھوں کو بچانے کے لیے اپنے ہاتھ کو بطور ڈھال استعمال کیا۔سب طالبعلموں کی نظریں اسی ایک صورت پر مرکوز تھیں۔

ماں کیا ہے ؟"پروفیسر شازم نے سوال کیا"

اس سوال کے لیے کوئی تیار نہ تھا کیونکہ آج کا نہ یہ موضوع تھا اور نہ ہی اس متعلق بحث چل رہی تھی۔

محبت، چاہت اور احترام کا مجموعہ "

زندگی کا مفہوم اور جنت۔"۔

www.novelsclubb.com

سب نے وہ جواب دیئے جو عموماً سنے جاتے ہیں۔

"اور مجھ جیسوں۔۔ہاں مجھ جیسوں کے لیے فقط خواب۔۔"میں نے زیرِلب بڑبڑایا

خوشگوار شام تھی،افق سے سورج ڈھل رہا تھا لیکن لوگوں میں ایک خوشی کا جذبہ اپنے اثر کے طور پر چھوڑ کر جانے میں مصروف تھا۔ہلکی ہلکی ہوا موسم کو چار چاند لگانے میں کار آمد ثابت ہو رہی تھی۔

"اماں۔۔اماں۔۔"میں نے لان میں ارد گرد دیکھتے ہوئے اماں کو پکارا

خوبصورت پھولوں کی دلکش مہک نے مجھے اپنے محو میں کر لیا اور میں لان میں ٹہلنے لگی۔

"اماں۔۔"اب کی بار میں چونکتے ہوئے چپ ہوئی اور اپنی بے توجہی اور بے خبری پر خود کو کوسنے لگی۔

www.novelsclubb.com

ہر چیز سے اکتاہٹ اب میری اس "حیات"کا حصہ بن چکی ہے۔یوں معلوم ہوتا ہے جیسے اداسی اب مجھ گھر کر چکی ہے۔

میں نے اماں کو نانی کی وفات پر روتے ہوئے دیکھا، اماں دوسری عورتوں کی طرح ناشکری نہیں تھیں اور نہ ہی سنگدل جیسے ہمارے محلے کی بعض دوسری عورتیں ہیں کیونکہ انھیں معلوم تھا کہ

"سنگ دلی بد بختی کی علامت ہوتی ہے۔۔"

اماں نانی کی وفات پر بہت روئیں، اس وقت میں تیسری جماعت میں زیرِ تعلیم تھی۔ وہ رات اماں کو کبھی نہیں بھول سکتی جب رات گیارہ بجے نانا ابو کی کال آئی اور انھوں نے بڑے تحمل کے ساتھ اماں کو بتایا کہ نانی اس عارضی دنیا سے کوچ کر گئی ہیں۔۔۔

اماں نے نا جانے کتنے شب و روز ایک بے جان جسم کی طرح گزارے، زبان سے ایک لفظ تک ادا نہ کرتیں اور آنکھوں سے فقط آنسو بہتے رہتے۔ میں اکثر سوچتی کہ کون جانے اماں اتنا کیوں روتی ہیں؟

www.novelsclubb.com

پھر ایک گہری شام آئی، آسمان کو کالے سیاہ بادلوں نے آناًفاناً گھیرا ہوا تھا، گرمی ہونے کے باوجود موسم خوش گوار تھا مگر کچھ وقت کے لیے۔۔۔۔

اماں بالکل ٹھیک تھیں۔۔یا شاید وہ مجھے پریشان نہیں کرنا چاہتی تھیں۔دادی جان کے ہاں ان کے سب بچوں کے گھرانوں کی دعوت تھی، سب کچھ ٹھیک تھا لیکن چند لمحوں کے لیے۔اماں کچن سے ٹرالی لا رہی تھیں اور میں کمرے کے ایک جانب پڑے کاؤچ پر بیٹھی انھیں دیکھ کر مسکرانے لگی، اماں بھی مجھے دیکھ کر جواباً مسکرائیں اور۔۔۔دوسرے ہی لمحے وہ ایک زوردار آواز کے ساتھ زمین پر جا گریں۔۔

بھاگم بھاگ اماں کو ہسپتال پہنچایا گیا، میں کسی شے کو دیکھتے ہوئے بھی نہیں دیکھ پا رہی تھی۔زندگی بالکل بوجھ معلوم ہونے لگی۔

ہسپتال میں ایک وارڈ کے باہر بیٹھی اپنی بے بسی پر آنسو بہانے کے سوا میں کر ہی کیا سکتی تھی۔۔

ایک ڈاکٹر باہر آئی اور اس نے تایا جان سے کہا

"آپ کے پیشنٹ کی حالت ابھی ایسی نہیں ہے کہ

ہم انھیں گھر جانے کی اجازت دے سکیں، کچھ ٹیسٹس کیے ہیں ہم نے،ان کی رپورٹس آنے تک انتظار کیجیے۔۔۔" یہ الفاظ مجھے ایک طوطے کی طرح یاد ہیں۔

"میں ایک بہت بری اولاد ہوں، میں تو ڈاکٹر کے پاس جاکر اپنی اماں کی حالت کے متعلق کچھ بھی نہ دریافت کر سکی۔۔"

مجھے اماں سے ملنے سے روکا جانے لگا، قسی القلب کو اپنے اوپر لاگو کرتے ہوئے، میں نے ابا کو کال کی جو ان حالات سے غافل اپنی زندگی میں مگن تھے۔ابا کو بتایا"اماں گزشتہ تین روز سے ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں، خدارا اب واپس آجائیں۔۔"ماہیر نے بھی بغیر کسی تکلف کے ابا کو یہی بات کہی اور ہمیں ابا کا جواب بھی معلوم تھا جو وہ پچھلے بارہ سالوں سے دیتے آ رہے ہیں، یعنی ڈھاک کے تین پات۔۔

ابا نے اپنی مشکلات و مصائب کا ذکر شروع کیا آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو قابو کرتے ہوئے میں نے کال کاٹ دی۔

تایا جو دن میں ایک چکر ہسپتال کا لگایا کرتے تھے اپنی مصروفیات کے باعث انھوں نے بھی آنا چھوڑ دیا۔دادی جان بھی چچا کے گھر چلی گئیں۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے ہجوم سے کوفت ہوتی تھی لیکن وہاں بے شمار لوگوں کے درمیان بڑے اطمینان سے بیٹھی رہتی۔اماں کی دیکھ ریکھ کے لیے میں نے ثانیہ خالہ کو بلا لیا۔وہ روزانہ اماں کے بال بناتیں،ان کو وقت پر دوائی کھلاتیں حتیٰ کہ انکا خیال رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتیں۔

"یہ میڈیسنز لکھ کر دے رہی ہوں،آپ فارمیسی سے جا کر لے آئیں؟"ڈاکٹر نے ایک پرسکرپشن میرے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا

ہسپتال پرائیویٹ تھا لیکن لوگوں کا ہجوم انتہا کا معلوم ہوتا تھا

میں دوائی کی پرچی ہاتھ میں تھامے ایک میڈیکل سٹور کے باہر کھڑی تھی کبھی وہاں موجود عملے کو دیکھتی تو کبھی طول و عرض پر پھیلی قطاروں کو۔۔

"ہسپتال جاؤ تو یوں لگتا ہے جیسے پورا شہر ہی یہاں امنڈ آیا ہو۔۔"میں نے ارد گرد نظر دوڑاتے ہوئے سوچا

www.novelsclubb.com

"بیٹی۔۔۔یہاں آجاؤ،میں خود لے آتا ہوں دوائی۔۔"میرے آگے قطار میں کھڑی ایک لڑکی کو کسی نے پکار کر کہا

"جی ابو۔۔"وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے قطار سے نکل گئی

"ابا۔۔کاش! آپ یہاں ہوتے تو دیکھتے کہ آپ کی بیٹی جو ہجوم سے گھبراتی تھی آج وہیں کھڑی ہے۔۔"میں نے حسرت سے سوچا

باپ تو اولاد کا سہارا ہوتے ہیں، مشکلات میں ڈھال بن جایا کرتے ہیں لیکن ابا۔۔وہ تو بے باک ہو کر ہم سے بے رغبتی و بے اعتنائی کی نا جانے کون سی قسم پوری کر رہے ہیں؟

ان چند دنوں کے دوران اماں نے بات کرنا بالکل چھوڑ دی، وہ صرف ہمیں دیکھتی رہتیں ۔ڈیڑھ ہفتہ اسی حالت میں گزر گیا، جمعرات کی شب اماں کی طبیعت پہلے سے زیادہ خراب ہو گئی۔۔

ڈاکٹرز نے معائنہ کرنے کے بعد ایک جھوٹی تسلی دی کہ "سب ٹھیک ہے۔۔" مگر میں جانتی تھی کہ کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے۔یہ سب سوائے جھوٹی تسلیاں کے کچھ بھی نہیں ہے۔

دادی جان ہسپتال میں موجود تھیں ساری صورتحال کو پرکھنے کے بعد انھوں نے تایا جان کو کال کر کے بلا لیا۔وہ رات بہت کرب ناک تھی کیونکہ اماں بہت تکلیف میں تھیں۔

www.novelsclubb.com

جیسے تیسے کر کے اگلے دن کا سورج طلوع ہوا میں نے فجر کی نماز پڑھی۔اماں کے سرہانے آ کھڑی ہوئی معمول کے مطابق سورہ رحمان کی تلاوت شروع کی لیکن اماں نے مجھے نہیں دیکھا،انہوں نے آنکھیں نہیں اٹھائیں وہ دروازے کو دیکھ رہی تھیں۔

وہ منتظر تھیں کسی کی،ان کی نگاہیں مسلسل کسی کی متلاشی دکھائی دیتی تھیں۔

تلاوت مکمل کرنے کے بعد مجھے ڈاکٹر نے کمرے سے نکل جانے کو کہا۔

وقت گزرتا گیا۔دادی،تایا،ماہیر اور ثانیہ خالہ ہسپتال میں موجود تھے۔

ابا کو پردیس گئے بارہ سال ہو چلے ہیں جب محلے کی عورتیں دادی کو کہتیں کہ ساجد کو بولو پاکستان چکر ہی لگا جائے،بچے اس سے ملنے کو تڑپ رہے ہیں تو دادی یہ کہہ کر ٹال دیتیں کہ

"ساجد بیرونِ ملک انہی کے بہتر مستقبل کے لیے ہی تو گیا ہے اور رہی بات بہو کی تو وہ یہاں عیش کر رہی ہے جو چاہتی ہے مل ہی تو جاتا ہے، پیسے وہ ہر ماہ باقاعدگی سے بھیج دیتا ہے اور کیا چاہیے انھیں۔۔"

دادی کی یہ باتیں سن کر اکثر میرا جی چاہتا کہ میں بھی بولوں

"اولاد پیسہ نہیں مانگتی، محبت اور توجہ مانگتی ہے، پیسہ سب کچھ نہیں ہوتا۔۔۔"

باپ کے بغیر زندگی گزارنا اولاد کے لیے کٹھن مرحلہ ہوتا ہے۔۔

"باپ کے ہوتے ہوئے بھی یہ ایک طرح کی یتیمی ہے جو میں نے اور میرے بھائی ماہیر نے گزاری۔"

ماہیر مجھ سے چار سال چھوٹا ہونے کے ساتھ ساتھ میڈیکل کی پڑھائی کے لیے دوسرے شہر مقیم بھی ہے۔

www.novelsclubb.com

ظہر کی نماز سے پہلے میں نے شکرانے کے نوافل ادا کیے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد ابا کو فون کرنے کی غرض سے نمبر ملایا، لیکن جواب موصول نہ ہوا۔

"پردیسی سچ میں بڑی ظالم شے ہے، ہنستے بستے گھر اجاڑ دیتی ہے۔ ابا بھی شوق کی وجہ سے ہی تو باہر گئے تھے، ورنہ دادا جان کا کاروبار گھاٹے میں تو نہ تھا اور کہتے ہیں ناں۔۔۔ کہ جب ڈالروں کا ذوق پڑ جائے تو لوگ واپس نہیں آیا کرتے۔۔ یہی میرے ساتھ بھی ہوا۔۔ ابا وہاں جا کر وہیں کے ہو رہے۔۔"

نمازِ عشاء کے وقت میں نماز کے لیے مختص کمرے میں موجود تھی۔

نماز کے بعد دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے، آنکھوں سے بہتے آنسو منہ سے لڑھکتے ہوئے میرے ہاتھوں پہ گرنے لگے

"خالص تڑپ سے مانگی جانے والی دعا رد نہیں ہوتی۔۔" اماں کے الفاظ میرے کان میں پڑے۔

www.novelsclubb.com

"یااللہ! اگر اماں کے لیے زندگی بہتر ہے تو انھیں ٹھیک کر دے اور اگر۔۔۔موت تو انھیں اپنے پاس بلالے۔۔"موت کہتے ہوئے میرے ہونٹ کپکپانے لگے۔

کوئی اولاد اپنی ماں کی موت کی دعا نہیں کر سکتی لیکن اماں کی تکلیف۔۔وہ ازیت مجھ سے دیکھی نہیں جا رہی تھی۔

"یاغفورالرحیم! میں تیرے سامنے کشکول لیے کھڑی ہوں، مجھے ہدایت سے نواز دے، میری اماں۔۔اور مجھے بخش دے۔۔"میں نے اپنی ہتھیلیوں سے آنکھوں کو مسلتے ہوئے بخشش طلب کی

میں جائے نماز سے اٹھی نہ تھی کہ یکدم رونے کی آواز سنی۔

"یاالرحم الراحمین! خیر فرمانا۔۔"جوتے پہنے بغیر دوڑی

"کاش! ایسا نہ ہو۔۔کاش!"میں ڈگمگاتے قدموں کے ساتھ وارڈ نمبر 15 کے قریب آتے ہوئے بڑبڑائی

دل میں آئے وسوسے کسی صورت جانے کا نام نہیں لے رہے تھے۔دل تھا کہ گویا پھٹنے لگا ہو جبکہ قدم زمین میں دھنستے ہوئے دیکھائی دیئے۔

کمرے کے باہر جا کر میں رک گئی، دروازہ کھلا اس سے چند ڈاکٹر باہر آئے وہ سب گفتگو کرنے میں مصروف تھے۔ان کے جانے کے بعد اپنی ہمت میں آپ بندھاتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی۔

کمرے میں چند خواتین اور دو مرد موجود تھے۔انھوں نے مجھے دیکھا،ایک عورت میری جانب تیزی سے آئی اور گلے لگاتے ہوئے کہا

"میرو۔۔۔اماں چھوڑ گئیں ہیں ہمیں۔۔وہ چلی گئی ہیں،وہ اب واپس نہیں آنے والیں۔۔۔"انھوں نے مزید بھی کچھ بولا تھا لیکن میرے ذہن نے اسے سننے سے انکار کر دیا۔

میں جامد جسم کے ساتھ ساکت کھڑی تھی۔میری سانسیں رواں تھیں،آواز بند اور آنکھوں سے آنسوؤں کا اک دریا بہہ رہا تھا جو شاید بہنے کے لیے بے تاب تھا۔

میں آگے بڑھی اماں کے چہرے پر بہت سکون تھا ایک خوبصورت سی مسکراہٹ تھی ان کے چہرے پر،اماں کے سر پر بوسہ دیا، مگر اماں نے اب کی بار پہلے کی طرح مجھے جواباً بوسہ

نہیں دیا، چند لمحے انھیں تکنے کے بعد میں ان کے پیروں کو چومنے کی خاطر ان کے قدموں کی طرف لپکی لیکن اب کی بار اماں نے یہ نہیں کہا

"میرو۔۔ایسا نہیں کرو" میں صرف ان کی آواز سننا چاہتی تھی، جواب ناممکن ہو گئی ہے

۔۔

"قسمت کے لکھے کو کون روک سکتا ہے۔۔جو ہونا تھا سو ہو گیا۔اماں اس فریب کی دنیا سے اپنے اندر ڈھیروں غم سموئے خالقِ حقیقی سے جا ملیں۔اماں نے داعی اجل کو لبیک کہہ دیا۔۔

ایک باب مکمل ہو گیا۔ایک زندگی اپنی منزل کو جا پہنچی۔اولاد تنہا ہو گئی، اک وجود منوں مٹی تلے جا سویا۔۔میری اماں۔۔عزیزِ جان مجھے اس ہوس سے بھرپور دنیا میں اکیلا چھوڑ گئیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

"یقیناً میں بہت بد بخت ہوں۔۔۔میری اماں میرے سامنے آخری سانسیں لے رہی تھیں لیکن میں کچھ نہ کر سکی۔۔کچھ بھی نا۔۔وہ تو مجھ سے خفا تھیں،میں تو ان سے معافی بھی نہ مانگ سکی۔۔میں کیسی اولاد ہوں۔۔"یہ ملال،ندامت،پچھتاوا اور پشیمانی مجھے پچھلے تین ماہ سے ہے۔

اماں کو مجھے چھوڑے ہوئے تین ماہ ہو چلے ہیں سب نے کہا تھا کسی کے جانے سے زندگی نہیں رکتی لیکن میری زندگی رک گئی ہے۔یونیورسٹی میں میرا دل نہیں لگتا اور گھر آؤں تو خالی گھر کھا جانے کو آتا ہے۔ہر روز مجھے سوچوں کے لامتناہی بھنور اپنی آغوش میں لے لیتے ہیں اور میں چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پاتی۔انھیں سوچوں کی بنا پر میں گھنٹوں روتی رہتی ہوں

اماں کے بغیر گھر،گھر نہیں قبرستان لگتا ہے سنسان سا ویران سا۔۔

ابا۔۔۔ہاں ابا تو اماں کے جنازے میں بھی نہ آ سکے جبکہ دادی سب کو یہی بتاتی تھیں کہ پردیس سے روز روز نہیں آیا جاتا اسی وجہ سے میں نے تو ابا سے گلہ بھی نہ کیا۔

www.novelsclubb.com

اب اگر غلطی سے ابا کی کال آ بھی جائے تو دل کتراتا ہے، فون کو ایک جانب رکھ کے میں دوبارہ اپنے کام میں مگن ہو جاتی ہوں اور جب یہی اسلوب میں دو ہفتے سے زیادہ اپناؤں تو ابا دادی کو میری طرف ڈانٹ ڈپٹ کرنے کے لیے بھیج دیتے ہیں۔

جب اماں کو ٹیومر جیسے موذی مرض کی تشخیص ہوئی تو میری ہمت بالکل کنارے آ لگی، اس اثناء میں، میں نے ماہیر کو اسلام آباد بلا لیا۔ وہ یہیں اماں کی خدمت کرتا رہا پھر اماں کے انتقال کے دس دن بعد واپس چلا گیا، لیکن اس نے جانے سے پہلے از خود مجھ سے وعدہ کیا کہ "وہ مجھے ابا کی طرح لاچار اور بے آسرا نہیں چھوڑے گا"، وہ وعدے کا بہت پکا ہے کیونکہ ان تین ماہ میں کوئی ایسا دن نہیں ہے جب اس نے مجھے کال نہ کی ہو۔

آج صبح سے موسلادھار بارش نے اسلام آباد پر اپنا ڈیرہ جما رکھا ہے، سرد ہوا کے جھونکے بھی اس ٹھنڈ میں اپنا مکمل طور پر حصہ ڈالنے کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں۔ میں جیسے تیسے کر کے یونیورسٹی تو پہنچ گئی لیکن واپسی پر سوسائٹی کے مین گیٹ سے گھر تک کے فاصلے

کو عبور کرتے دوران میرا عبایہ کیچڑ میں لت پت ہو گیا، میری آنکھیں آنسوؤں سے بھر چکی تھیں۔۔

گھر کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے ہوئے میری نظر اپنے گھر کے ساتھ ملحق گھر جو کہ میرے تایا کا ہے اس پر پڑی، ہمارے گھروں میں اندر کی جانب ایک دیوار کو توڑ کر دروازہ لگایا گیا ہے، اس وجہ سے مجھے تایا کی فیملی بآسانی نظر آنے لگی۔۔

تایا جان گاڑی سے اترے اور پیچھے والا دروازہ کھولا جس میں سے منزہ نکلی اور تائی جان نے فوراً آگے بڑھ کر اسے چھتری دی۔ منزہ تایا کی سب سے چھوٹی اور لاڈلی بیٹی ہے۔

میری آنکھوں سے آنسو اب بہہ رہے تھے، جبکہ میں وہیں دروازے کے پاس کھڑی ان کی فیملی کو حسرت کے ساتھ دیکھتی رہی۔ تایا، تائی اور منزہ نا جانے کب کے گھر میں جا چکے تھے لیکن میں۔۔ ہاں میں وہیں کھڑی سوچوں کی وادیوں میں گم ہو چکی تھی۔

اچانک سرد ہوا کا اک جھونکا آیا، تو ٹھنڈ لگنے کی وجہ سے میری سوچوں کا تسلسل ٹوٹا۔

گھر کے داخلی دروازے کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے میں نے "ماشاءاللہ اللھم بارک" کہا کیونکہ اماں یہی کہا کرتی تھیں۔ شاید وہ ان کی اس محبت میں برکت کی دعا مانگتی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

لاؤنج میں جا کر عبائے کو اتارتے وقت اس کیچڑ کو دیکھا اور غصے سے اپنے کمرے میں چلی گئی۔ڈریسنگ ٹیبل کے آگے کھڑے ہوتے ہوئے اپنے آنسوؤں کو صاف کیا، خود کو ہمت دلائی اور آخر یقین آ گیا کہ اب سنبھل چکی ہوں تو کپڑے لے کر باتھ روم کی جانب بڑھی

۔

لیکن میرے آنسو دوبارہ میری حالت دیکھ کر افسوس کرنے لگے۔نہ جانے کتنی دیر میں شاور کے نیچے بیٹھی روتی رہی، یکدم آزان کی آواز میرے کانوں میں پڑی، سوچوں کے تسلسل کو خیر آباد کہتے ہوئے میں نے وضو کر کے نماز عصر ادا کی، ظہر کی نماز تو اسی دوران قضاء ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

بھوک محسوس ہوئی تو لاؤنج کی طرف آئی لیکن وہاں موجود عبایا کسی نے نہیں اٹھایا تھا ،پچھلی مرتبہ اماں نے عبایہ اٹھالیا تھا لیکن اس بار انھیں شاید معلوم بھی نہیں ہو گا کہ ان کی "میرو نے اپنا عبایا پھینکا تھا اس امید سے اب کی بار بھی اماں ہی اٹھائیں گی۔۔۔"

بوجھل قدموں کے ساتھ کچن میں گئی، رات کی بنائی ہوئی آدھی روٹی ہاٹ پاٹ میں پڑی تھی، فریج کا اوپر سے لے کے نیچے تک جائزہ لیا، سوائے دہی کے کوئی ایسی کھانے کی چیز نہ پائی جسے بنائے بغیر کھایا جا سکے، دہی اور روٹی کو پلیٹ میں رکھ کر ڈائیننگ ٹیبل پر آ گئی، بھوک اتنی شدید محسوس ہو رہی تھی کہ روٹی کو اوون میں گرم کرنا بھی گوارہ نہ ہوا۔

ابھی پہلا نوالہ حلق سے نیچے نہ اترا تھا کہ آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک ریلا بہہ نکلا۔

چند ماہ پہلے دادی ہسپتال میں زیرِ علاج تھیں، اماں ان کی خدمت کی غرض سے اکثر اوقات ان کے پاس ہی ہوتیں، میں معمول کے مطابق یونیورسٹی سے واپس آئی لیکن اماں میرے واپس آنے سے پہلے ہی ہسپتال جا چکی تھیں اور روٹی بنا کر ہاٹ پاٹ میں رکھ گئیں، میں ہمیشہ سے تازہ روٹی کھانے کی عادی تھی، غصے کی وجہ سے میں نے دو وقت کا کھانا ہی نہ کھایا اگرچہ وہ روٹی میرے آنے سے چند گھنٹے پہلے ہی بنائی گئی تھی۔

وہ سارا واقعی میری آنکھوں کے سامنے ایک فلم کی مانند چلنے لگا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"آج اماں کی میرو ایک رات پرانی روٹی بخوشی کھا رہی ہے کیونکہ اسے معلوم ہے کہ اب اماں نہیں رہیں۔۔جو اسکے لاڈ اٹھائیں، میرو کے ناز نخرے اٹھانے والی مٹی کی چادر تانے سو رہی ہے۔۔"

"اماں۔۔مجھے معاف کر دیں" میں نے ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کرتے ہوئے بھری آواز میں التجا کی۔

بمشکل میں نے روٹی کھائی اسکے بعد کمرے میں چلی گئ۔

مغرب کی نماز کی غرض سے جائے نماز پر کھڑی ہوئی یکدم کسی نے گھنٹی بجائی۔۔

"اس وقت کون ہو سکتا ہے؟" ذہن میں سوال ابھرا

جوتے پہن کر کمرے سے گیٹ تک کا فاصلہ کئیں سوالوں کی نذر ہو گیا

"کون۔۔۔؟" میں نے چھتری اٹھاتے ہوئے سوال کیا جو کہ داخلی دروازے کی اک جانب پڑی تھی

"میرب۔۔۔دروازہ کھولو۔۔" ٹھٹھرتے لہجے میں مجھے جواب موصول ہوا

"السلام علیکم! کیسی ہیں آپ؟" میں نے دروازہ کھول کر حال دریافت کیا

ایک کمزور سا ہاتھ جس میں اکثر جگہ نیل کے نشان تھے میرے آگے بڑھایا گیا، جس سے واضح ہوا کہ یہ ناتواں وضعیف انسان بہت سے عارضوں کی بدولت علیل ہے۔

"وعلیکم السلام! میں ٹھیک ہوں۔۔" دادی نے جواب دیا اور میں ان کا ہاتھ پکڑ کر انھیں لاؤنج میں لے آئی

"دادی یقیناً مجھے ڈانٹنے آئی ہیں۔۔ انھیں ابا نے بتایا ہو گا کہ میں نے ان کی کال نہیں موصول کی۔۔" میں نے دادی کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا

"چائے بناتی ہوں۔۔" یہ کہہ کر میں اٹھی

"نہیں۔۔۔ رہنے دو۔۔ آؤ یہاں بیٹھو۔۔" دادی نے اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

جھجکتے ہوئے میں ان کے پاس بیٹھ گئی لیکن دل کی رفتار میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔

"آپ۔۔ اتنی تیز بارش میں یہاں آئی ہیں۔۔ خیریت تھی؟" کچھ

لمحے خاموشی کے بعد میں نے ذہن میں ابھری سوچوں کو عملی جامہ پہناتے ہوئے سوال کر ڈالا

"ہاں۔۔وہ نرمل (تایا کی بیٹی) کی منگنی تھی اسی لیے آئی ہوں۔۔ پھر سوچا یہاں سے بھی ہو جاؤں۔۔" دادی نے اپنے فون کو ٹٹولتے ہوئے جواب دیا

"نرمل آپی کی منگنی۔۔۔مبارک ہو۔۔" میں نے اظہارِ تعجب کو چھپانے کی ایک ممکن کوشش کی

"نرمل آپی۔۔۔وہ تو مجھے اپنی بہن کہتی تھیں،اور تائی مجھے اپنی بیٹی کہتی نہیں تھکتی تھیں۔۔ پھر یہ سب۔۔انھوں نے تو مجھے بتانا بھی گوارا نہ کیا۔۔"میں نے دادی کے سپاٹ چہرے کو دیکھتے ہوئے سوچا

"ایک بات بتاؤ۔۔۔تم کیوں اپنے باپ کو تنگ کرتی ہوں؟ کیوں یہ ٹھان رکھا ہے تم نے کہ اسکو وہاں سکون سے نہیں رہنے دینا؟ پہلے تمہاری ماں کم تھی یہ سب کرنے کے لیے کہ اب تم یہ سب کرنے لگی ہو؟" دادی نے گرجدار لہجے میں بغیر آنکھیں جھپکائے مجھے ڈانٹا۔

www.novelsclubb.com

ان کے یہ الفاظ میرے لیے نشتر ثابت ہوئے ایک تیز رفتار سنسناتی گولی جو سید ھا دل پہ آن لگی۔۔

کمرے میں اچانک خاموشی چھا گئی۔ایک کا چہرہ دم بخود جبکہ دوسرے کے چہرے پر سجی تمکنت عیاں تھی۔

چند لمحے بعد فون کی رنگ میری سماعت کے پردوں کو چیرتی ہوئی محسوس ہوئی۔دادی نے کاؤچ سے اٹھتے ہوئے ایک غصیلی نظر مجھ پر ڈالی اور واپس چلی گئیں۔

"پہلے تمہاری ماں کم تھی یہ سب کرنے کے لیے، کہ اب تم یہ سب کرنے لگی ہو؟"دادی کے یہ الفاظ پوری رات

میری سماعت کے پردوں سے ٹکراتے رہے۔۔۔

اور پھر مجھے فوقتاً یاد آیا کہ میں جب بھی اماں سے دادی کے اکھڑے رویے کی شکایت کرتی تو اماں یہی کہتیں کہ "کچھ لوگ بہت تلخ مزاج ہوتے ہیں میرو،ان کو زندگی نے تھپڑ بھی بہت تلخ مارے ہوتے ہیں لہذا ان کی تلخی کی وجہ کو کھوجنے کی بجائے ان کی تلخی کے کھیت کو محبت کی بارش سے سیراب کیا جائے تو وہ نرم دل بن ہی جاتے ہیں۔۔"

عمر کیا رو کے، جب دستور آیا

اماں پر وقت نے بھی، قہر دکھایا

اماں کا لب و لہجہ اور طرزِ تکلم نہایت عمدہ تھا، اور ان کے لبوں پر ہلکا سا تبسم ہمیشہ موجود رہتا۔

دھند میں لپٹی اداس شب، خنک ہوا کی ہلکی پیار بھری تھپکی، سرسراتے ہوئے پتے، بولتا ہوا سناٹا، ادھوری سی یادیں اور میں ہاتھ میں چائے کا کپ لیے بالکونی میں کھڑی تھی۔

یکدم فون کی رنگ سنائی دی

"السلامُ علیکم! جی آپ کون؟" میں نے فون پر آئی کال کو موصول کرتے ہوئے سوال کیا

"جی بتائیے آپ کون؟" جواب نہ پاتے ہوئے میں نے سوال دوہرایا اور پردے کو ہٹانے لگی جو کہ کھڑکی کو ڈھانپے ہوئے تھا

"وعلیکم السلام میرو۔۔۔" کپکپی آواز میں جواب دیا گیا

"ماموں۔۔۔ماموں جبران۔۔"میں نے قریب پڑی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا

اس شخص کو میں کیسے بھول سکتی ہوں،وہ جن کے گھر میرا بچپن گزرا ہے میری اس طویل عمر کا نصف حصہ ان کے ساتھ گزرا ہے،ایک عجیب سی انسیت ہے اس شخص سے مجھے۔۔ اور بدقسمتی سے اماں مجھ سے خفا بھی انہی کی وجہ سے تھیں۔۔

"میرو۔۔میری بچی۔۔"جبران ماموں نے روتے ہوئے کہا

"جی۔۔"میں نے رخسار پر آئے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے جواب دیا

یکدم بارش بھی زور و شور سے جاری ہو گئی۔کمرے میں موجود کھڑکی جس پر بارش کی بوندیں گرتی صاف دیکھائی دیتی تھیں مگر نا جانے وہ میرے چہرے کو کیسے چھو رہی تھیں۔۔

"مجھے معاف کر دو میری دانین۔۔پلیز مجھے معاف کر دو۔۔"ماموں نے سسکیاں لیتے ہوئے کہا

"آپ کی دانین نے آپ کو زندگی کے ہر نشیب و فراز پر یاد کیا ہے ماموں۔۔پر آپ نہیں آئے۔۔"میں نے سائڈ ٹیبل پر پڑی اماں کی تصویر پر نظر ڈالتے ہوئے کہا

"ماموں کیا آپ نے سچ کہا تھا؟" دوسری جانب سے فقط رونے کی آواز سنائی دینے کے بعد میں نے پچھلا کتھا کھولا

"اسے چھوڑو۔۔میری بہن، جس میں میری جان بستی تھی، وہ رخصت ہوئی تو میں اس کا چہرہ بھی نہ دیکھ سکا۔۔دانین مجھے معاف کردو۔۔" ماموں نے بات ٹالتے ہوئے کہا

جبران ملک میرے ماموں، جو کہ اماں سے چند سال بڑے ہیں۔کافی سال پہلے وہ نانی کی وفات کے بعد اپنے اہلِ خانہ سمیت مسقط شفٹ ہو گئے۔

"دانین" کا مطلب ہوتا ہے "شہزادی" عرب ممالک میں لوگ اپنی بیٹیوں کو اسی لقب سے پکارتے ہیں۔

ماموں ایک مرتبہ ابا سے ملاقات کی غرض سے انگلینڈ گئے اور وہاں انھوں نے ایک عورت کو ابا کے فلیٹ سے نکلتے دیکھا۔حیرت اور تشویش کے پیشِ نظر جب یہ بات دائیں جانب موجود اہلِ فلیٹ سے پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ یہ وسیم کی بیوی ہے۔

"ابا نے شادی کی ہے، مجھے معلوم ہے یہ بات۔۔" میں نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے کہا

"کیا وسیم نے بتایا ہے؟" ماموں نے سوال کیا

"نہیں۔۔ابا نے کال کی تھی گزشتہ ہفتے، میں ریسیو کر کے کچھ بولی نہیں، انھیں لگا کہ ہمیشہ کی طرح کال نہیں اٹھائی گئی اسی لیے وہ ایک عورت سے کسی بچے کے متعلق بات کرنے لگے۔۔۔"میں نے بادل گرجنے کی آواز پر چونکتے ہوئے بات کاٹی

"ہاں۔۔وسیم کا ایک بیٹا بھی ہے۔۔"ماموں نے میری بات سے متفق ہوتے ہوئے کہا

"جی۔۔ان کے دو بچے ہیں وہاں۔۔"میں نے تصحیح کرتے ہوئے جواب دیا

"میرو۔۔۔اماں یاد آتی ہیں؟"ماموں نے جھجکتے ہوئے سوال کیا

"یاد انھیں کیا جاتا ہے جنہیں بھلایا جائے۔۔میں تو انھیں کبھی بھلا ہی نہ پائی۔۔"میں نے اماں کی تصویر کو ہاتھ میں اٹھاتے ہوئے کہا

"انھوں نے مجھے معاف نہیں کیا ہوگا۔۔"ماموں نے ہچکیوں کے ساتھ پوچھا یا بتایا مجھے نہیں معلوم

www.novelsclubb.com

"وہ سنگدل نہیں تھیں۔۔آپ جانتے ہیں۔"میں نے اماں کی تصویر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے جواب دیا

"میرو۔۔جب بی اماں(نانی)کا انتقال ہوا تو تم مجھ سے پوچھتی تھی کہ "سب اتنا کیوں روتے ہیں؟"اور کیا تمہیں میرا جواب یاد ہے؟"ماموں نے سوال کیا

"دعا مانگو میرو۔۔۔کہ اللہ رب العزت تمہیں اس وقت سے نہ گزارے۔۔"آپ نے یہی کہا تھا ناماموں۔۔میں نے تصویر میں اماں کے چہرے کو چھوتے ہوئے اس لمس کو محسوس کرنے کی کوشش کی جواب ناممکن ہو چکی ہے

"دانین پتا ہے ماں !ایک ٹھنڈا لیکن روشن سایہ ہوتی ہے۔رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"خالقِ اکبر نے ماں کے قدموں میں جنت رکھ دی ہے"۔ماموں نے حدیث بیان کی

"اب جب مجھ پر گزری ہے تو میں دعا مانگتی ہوں کہ اے دونوں جہاں کو پالنے والے۔۔کاش! کبھی کسی کی ماں نہ مرے،پتا ہے ماموں،جب ماں دارِبقا کو سدھار جاتی ہے تو لختِ جگر فی الواقع جیتے جی مر جاتے ہیں،زندگی کے بغیر زندہ۔ایک لاش کی صورت میں۔۔۔جیسے میں ہوں۔۔"میں نے ہچکیوں کے ساتھ کہا

"کیا آپ مجھے بتائیں گے؟"میں نے سوال ادھورا چھوڑ دیا کیونکہ ماموں کو سوال معلوم تھا

"میں نے جب ثمینہ (اماں) کو بتایا کہ ۔۔ وسیم نے شادی کرلی ہے تو پہلے وہ اس بات کو مان نہ سکی، پھر جب چار دن بعد میں نے کال کر کے یہی بات کہی تو ثمینہ نے جواب دیا کہ "چار شادیاں مرد کے لیے جائز ہیں۔۔" ماموں نے اٹک اٹک کر کہا

"مجھے معلوم ہے یہ جواب میری بہن نے نہیں دیا تھا وسیم نے ثمینہ کی شرافت، ایمانداری اور بھولے پن کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے (اماں) یہ کہا۔۔" ماموں کہتے ہوئے خاموش ہو گئے

"پھر۔۔" میں نے تھوک نگلتے ہوئے پوچھا

"میں نے ثمینہ کو کہا کہ چھوڑ دو اسے اور مسقط آجاؤ۔۔ کب تک سسک کر زندگی گزارو گی لیکن۔۔ وہ نہ مانی اور پھر وہ مجھ سے اسی بات کی بنا پر خفا ہو گئی۔۔" ماموں نے روتے ہوئے روداد بیان کی

www.novelsclubb.com

"مجھے معاف کر دو دانین۔۔" ماموں نے اپنے نہ کردہ گناہ کی معافی مانگی

"دانین بھی اپنی ماں کی طرح ہے ماموں۔۔ وہ سنگدل نہیں ہے" میں نے جواب دیا جب کہ میرے آنسو لڑھکتے ہوئے اماں کی تصویر پر گرنے لگے

"یہی باتیں۔۔اماں خاموشی سے نگلتی رہیں اور وہ ان کے دماغ میں لاوے کی صورت میں پھٹ پڑیں۔۔ماموں بے قصور ہو کر بھی معافی مانگ رہے ہیں لیکن ابا۔۔میں بھی کس کے بارے میں سوچ رہی ہوں جو کہ احساس و جذبات سے بالکل خالی ہیں۔۔"میں نے اماں کی تصویر کو سینے سے لگاتے ہوئے سوچا

ماموں کی اسی بات پر میں نے اماں سے زندگی میں پہلی بار بحث بلکہ گستاخانہ لہجے میں بات کی۔اماں نے مجھے بھی یہی کہا تھا کہ

"وہ تمہارے ابا ہیں میرو۔۔ان کے متعلق ایسا نہیں سوچتے اور نہ ہی کہتے ہیں۔"لیکن میں نے اپنا مؤقف نہ بدلا

"اماں۔۔۔آپ کیوں یقین نہیں کر رہی ہیں ماموں کا؟"میں نے چلاتے ہوئے کہا

"میرو۔۔۔مجھے معلوم ہے سب کچھ۔۔بیٹا چپ ہو جاؤ۔۔"اماں نے کپڑے سمیٹتے ہوئے سنجیدگی سے کہا

"اماں۔۔ نہیں ہو سکتی میں چپ۔۔۔واللہ آپ بہت صابر خاتون ہیں میں نہیں ہوں ایسی۔۔"میں نے ٹیبل پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

"میرو۔۔بچے کیوں اپنے دل کو جلا رہی ہو؟"اماں نے تحمل سے کہا

"دل کو نہیں جلا رہی۔۔۔اماں میرا دل کر رہا ہے خود کو ہی ختم کر لوں۔۔تنگ آ گئی ہوں۔۔"میں نے زمین پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا

"میری بات کیوں نہیں سمجھ رہی ہیں آپ۔۔"میں نے اماں کو اپنے پاس آتے ہوئے دیکھ کر سوال کیا

"میری جان۔۔جو ہو رہا ہے اسکے متعلق مت سوچو۔۔"اماں نے میرے بال سہلاتے ہوئے کہا

"ناممکن بات کر رہی ہیں آپ۔۔"میں نے ان کے ہاتھ کو جھٹکتے ہوئے کہا

"میرو۔۔یاد رکھو ماں باپ کو اذیت پہنچا کر، بچے تم کبھی بھی سکون حاصل نہیں کر سکتی۔۔میں ماں ہوں تمہاری لیکن تم اپنے ماموں کی باتوں میں آ کر مجھ سے جھگڑ رہی ہو۔۔"اماں نے میری جانب دیکھتے ہوئے کہا

"میں اذیت دے رہی ہوں اماں میں۔۔یہ بہتان ہے مجھ پر۔۔"میں نے اونچی آواز میں کہا

"میں جا رہی ہوں۔۔مجھے اس متعلق کوئی بات نہیں کرنی۔۔"اماں یہ کہتے ہوئے سیڑھیوں کی جانب بڑھیں

پھر میری اماں سے کوئی بات نہیں ہوئی اگلے دن اماں دادی کے گھر سے سیدھا ہسپتال منتقل ہو گئیں۔اور میں ان سے معافی بھی نہ مانگ سکی۔۔

"اب اس کی ضرورت نہیں ہے مجھے۔۔۔"میں نے کتابوں کے شیلف میں پڑی ڈائری اٹھاتے ہوئے کہا

یہ ڈائری مجھے اماں نے بطورِ تحفہ دی تھی اور میں اس پر ابا کی باتیں،انکی یاد حتیٰ کہ ان کے متعلق ہی لکھتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جلا دوں اسے۔۔"میں نے خود سے پوچھا

"نہیں۔۔وہ صفحات پھاڑ دو لیکن ڈائری کو مت جلاؤ یہ تو اماں نے دی ہے نا۔۔"کوئی بولا تھا شاید دل

آج تین ماہ بعد میں نے قلم اٹھایا ہے اور یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میں لکھنا ہی بھول چکی ہوں۔

Your words ring in my ears

They broke me into tears

You know

I am nothing without you

This feeling make me feared

انگریزی زبان میرے لیے احساس و جذبات سے عاری ہے جبکہ اردو ان دونوں کا مجموعہ ہے اسی لیے میں انگریزی میں ادھورے لفظوں کو جوڑنے کی کوشش کرنے لگی۔۔

www.novelsclubb.com

Amma, I miss you so much in this delusional life, your memories hover around me like a shadow. There is desolation inside me. Your memory haunts me every momentI've felt your absence every day of my life since you were stolen from me. I fell into a never-ending well of agony after you died. I dwelled there for years.I will miss you till death takes me in its embrace---

میں نے روتے ہوئے ڈائری بند کر دی۔۔کیونکہ مزید لکھنے کی مجھ میں سکت نہ تھی۔

بارش کا زور ٹوٹ چکا تھا، پرندوں کی چہچہاہٹ میرے کانوں میں سنائی دی، میں نے آنکھیں کسمسا کر کھولیں، کمرے میں مکمل اندھیرا اور سناٹا موجود تھا، جس کی میں اب عادی

ہو چکی ہوں، سائیڈ ٹیبل پر پڑے فون کو وقت دیکھنے کے لیے اٹھایا، جس پر اماں کا خوبصورت چہرہ جگمگانے لگا۔یونیورسٹی جانے کے لیے ابھی ڈھائی گھنٹہ تھا میرے پاس ،میں نے اس روشن چہرے کو دیکھا جو مسکرا رہا تھا، مجھے دیکھ کر۔۔۔ہاں شاید مجھے دیکھ کر ۔۔

میں نے کھڑکی پر موجود پردے کو ہٹایا ایک نئی صبح اپنی آب و تاب کے ساتھ طلوع ہو چکی تھی۔۔میں نے اپنے بکھرے ذہن کے ساتھ کھڑکی کے باہر منڈیر پر پھدکتے پرندوں کو دیکھا۔جو بہت خوبصورت سے دیکھائی دے رہے تھے۔

جوتے پہن کر، ہاتھ میں ہیڈ فونز اٹھائے میں فوراً لان کی طرف بھاگی، وہاں آتے ہی ایک خوش گوار خوشبو نے میرا استقبال کیا۔اس خوشبو سے ہر ایک شے معطر اور مہک رہی تھی۔لان میں اماں نے بہت چاؤ کے ساتھ گلاب کی مختلف اقسام بھی اگا رکھی تھیں ۔گھاس ابھی بھی تر ہی دیکھائی دے رہی تھا، میں نے ایک جانب جوتوں کو اتارا اور ننگے پاؤں سر سبز گھاس پر چلنے لگی۔

بہت دنوں بعد سکون کا احساس ہوا جو نا جانے پچھلے تین ماہ سے کہیں غائب ہو چکا تھا۔ سورہ رحمان کی تلاوت میری سماعت میں پڑھ رہی تھی جبکہ آس پاس ننھی چڑیاں اس منظر کو چار چاند لگانے میں مصروف تھیں۔

ناشتہ کر کے میں یونیورسٹی چلی گئی۔

"پیاری اماں۔۔۔" میں نے یونیورسٹی سے گھر آکر اماں کی تصویر کو دیکھتے ہوئے حسرت سے کہا

"آپ کو پتا ہے اماں۔۔ جب ایمبولینس کی آواز میرے کانوں میں پڑی تو میں اس وقت ہکا بکا ہو کر دروازے کی سمت بھاگی، میرے اوسان خطا ہو گئے، میں نے چلاتے ہوئے آپ کو پکارا تھا اماں۔۔ لیکن آپ نے جواب نہ دیا۔ تایا جان کی نگرانی میں ایک عورت کو گھر میں لایا گیا، جو کہ سٹریچر پر موجود تھی۔۔"

ہلکی ہلکی بارش کی پھوار، میرے چہرے پر پڑ رہی تھی اور وہ رات کا آخری پہر میری زندگی کی تمام خوشیاں نگل گیا۔۔

www.novelsclubb.com

میں آپ کی جانب بڑھی تو یکدم ماہیر نے روتے ہوئے مجھے گلے لگا لیا،اماں میرا کلیجہ پھٹنے لگا تھا،میرے خلق میں ایک غبار تھا جو مجھ سے میری جان کا مطالبہ کرنے لگا۔"

"پر آپ نے نہیں دیکھا۔۔۔میں نے خود پر کیسے قابو پایا مجھے علم نہیں؟"

"کتنی راتیں میں بغیر سوئے کاٹتی رہی؟آپ سے کی گئی وہ بحث مجھے جینے نہیں دے رہی اماں۔۔مجھے معاف کردیں۔۔"میں نے اماں کی استعمال شدہ ہر ایک شے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

پڑا ہے یہ گھر اب سونا

لوٹ آؤ

ہوا اب ایک عرصہ

لوٹ آؤ

چلو میں ہی غلط تھی

معاف کردو

کرو بھی ختم جھگڑا

www.novelsclubb.com

لوٹ آؤ

"آپا۔۔میں چند دنوں تک اسلام آباد آؤں گا۔۔" ماہیر نے مجھے اپنے آنے کی اطلاع دی

"میں منتظر ہوں تمہاری۔۔" میں نے فریج کھولتے ہوئے بخوشی جواب دیا

"جی۔۔بہت جلد ملاقات ہوتی ہے۔۔" ماہیر نے بخوشی کہا

"ان شاءاللہ۔۔خیریت سے آنا،اللہ اپنے حفظ وامان میں رکھے۔" میں نے فریج بند کرتے ہوئے کہا

"آمین۔۔آپا ایک بات بولوں۔۔" ماہیر نے اجازت طلب کی

"جی بولو۔۔" میں نے ٹھٹک کر کہا

www.novelsclubb.com

"مجھے نہیں لگتا تھا آپ کبھی اماں جیسی بن جائیں گی۔۔میرا طلب ہے کہ ان جیسی باتیں ،دعائیں اب آپ میرے لیے مانگیں گی اور آپ بہت سمجھدار بھی ہو گئی ہیں۔۔" ماہیر نے اپنے خیالات کو اظہار کیا

"حالات انسان کو وقت سے پہلے ہی بہت کچھ سکھا دیتے ہیں۔میں سمجھدار ہونا چاہتی تھی ماہیر۔۔لیکن اتنی ٹھوکروں کے بعد نہیں۔میں اماں کی زندگی میں ہی شعور کی منازل چڑھنا چاہتی تھی لیکن شاید قسمت کو یہ منظور نہ تھا۔۔میں نے چولہا جلاتے ہوئے کہا

فون رکھ کر میں دوبارہ چولہے کی جانب متوجہ ہوئی، کھانا ڈائیننگ پر رکھتے دوران میرے ذہن کو ماہیر کی باتوں نے گھیر لیا۔

"مجھے نہیں لگتا تھا آپ کبھی اماں جیسی بن جائیں گی۔۔"

"اور آپ بہت سمجھدار بھی ہو گئی ہیں آپا۔۔"

یکدم میری نظر دروازے پر پڑی

سورج اپنے اندر زمانے بھر کی خوشیاں اور غم جذب کیے ڈھلنے کو تیار تھا۔ہلکی ہلکی خنکی اور سرسراتی ہوا ایک سیاہ لبادہ اوڑھے عورت کو چھو رہی تھی۔جس نے نفاست کے ساتھ ایک سیاہ سٹالر کو اپنے چہرے کے گرد لپیٹا ہوا تھا ساتھ ہی سیاہ نقاب اس عورت کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کر رہا تھا۔آنکھوں سے جہاں بھر کی خوشی جھلک رہی تھی۔وہ تیز تیز قدم اٹھاتیں ایک گھر کی جانب بڑھیں۔۔

"اماں۔۔۔"اسی گھر کی بالکونی سے کسی نے آواز لگائی

"جی۔۔میرو۔۔آجاؤ نیچے۔۔"انھوں نے جواباً کہا

یہ دسمبر کے آخری ایام تھے۔

"السلام علیکم!"انھوں نے سلامتی بھیجی

"وعلیکم السلام!"میں نے جواب دیا۔اب وہ سیاہ نقاب کو اتارنے میں مصروف تھیں بلب کی روشنی میں ان کا چہرہ چمک رہا تھا شفاف سا چہرہ۔۔اس کی وجہ شاید ان کا شفاف دل تھا

میں نے آگے بڑھ کر انھیں گلے لگایا۔۔

"میرو۔۔۔بیٹا سب ٹھیک ہے کیا؟"اماں نے آشفتہ ہوتے ہوئے سوال کیا یا شاید وہ اس کے لیے تیار نہ تھیں.

www.novelsclubb.com

"جی سب ٹھیک ہے۔۔بس ویسے ہی۔۔"میں نے جواب دیا

"میرب۔۔میرب۔۔"تائی نے مجھے پکارا

ان کی آواز مجھے یادوں کی گہری کھائی سے نکالنے میں کامیاب ہو گئی

"جی۔۔" میں نے جواب دیا

"یہ رہا بل، جمع کروادیا تھا تمہارے تایا نے لیکن تم سے یہ بھی نہ ہو سکا کہ آ کے لے جاؤ ،بہت ہی "نکمی" ہو تم۔۔ آئندہ میں نہیں آؤں گی دینے، بھئی مجھے بھی بہت کام ہوتے ہیں۔۔" تائی بل دے کر چلی گئیں۔

وہ منظر ایک بہترین یاد کو عیاں کرتا ہے۔ میں آج بھی وہیں کھڑی ہوں، اسی جگہ، اماں آپ آئیں، میں اس روشن چہرے کو ایک بار دیکھنا چاہتی ہوں اماں، آپ کو گلے لگانا چاہتی ہوں، میں اپنے اندر بہت سی باتیں سموئے ہوئے آپ کی دید کی منتظر ہوں۔۔ صرف ایک دید۔۔ میں نے روتے ہوئے کہا

لکڑی کا بوسیدہ سا گیٹ میرے آہستگی سے دبانے سے کھل گیا بلکہ کھلتا ہی چلا گیا۔ میں نے اپنے قدم آگے بڑھائے اور پیچھے گیٹ کو ایسے بند کیا جیسے وہ میرے کھولنے سے پہلے تھا۔

"یہاں مقفل کیوں نہیں لگایا گیا؟" میں نے خود سے پوچھا اور ارد گرد دیکھنے لگی

روش اور قطعہ گھاس اور سوکھے پتوں سے اٹے ہوئے تھے، خزاں رسیدہ پتے جو میرے پاؤں کے نیچے آکر چرچرا رہے تھے مگر اوس کی وجہ سے وہ نرم ہو چکے تھے۔آہستہ آہستہ چلتے ہوئے میں برآمدے کی سمت بڑھی۔

یہ "ملک سراج" کی آرام گاہ تھی جہاں انھوں نے اپنی مطیع و فرمانبردار اولاد کے ساتھ اپنی زندگی کے آخری آخری ایام بتائے۔ملک سراج یعنی میرے نانا،ایک جگر گوشہ اور دو صاحبزادیاں اپنے پیچھے چھوڑ کر اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔

بچپن کی یادیں وہ قہقہے جن کا رنگ اب پھیکا پڑ چکا ہے،سب بڑی شدت سے یاد آنے لگے۔

میری ہڈیوں میں بھی سردی کا احساس دوڑ گیا،کچھ تو سردی تھی لیکن ماحول کی پراسراریت اس احساس میں اضافہ کرنے لگی۔

اس لان میں کبھی "گلِ نرگس" اپنی آب و تاب پر دیکھائی دیتی تھی۔اس گھر میں رہنے والوں کی طرح اس گل کے بھی بڑے ٹھاٹھ باٹھ تھے۔

www.novelsclubb.com

نازک اندام، بھینی سی دلکش مہک، آنکھوں کو راحت بخشتے ہلکے سے زردی مائل اور دودھیہ سفید پھول، اور سبز رنگ کی نازک سی ڈالیاں جوان پھولوں کو سر پہ سجائے کھڑی ہوتیں اور صبح صادق میں مشرق سے پھوٹتی کرنوں سے زردی غنچے نے رنگ مستعار لئے ہوں۔ کسی نخلستان کے سر سبز و شاداب پیڑوں سے ان تنوں نے سبز رنگ اپنایا ہو لیکن اب ان کا نام ونشان بھی نہ تھا۔

لوگ ہی نہ رہے پھر۔۔ پھول تو پھر پھول ہیں۔۔

برآمدے میں پہنچی تو وہاں رکھی لکڑی کے بینچ پر منوں مٹی بطورِ گرد جمی ہوئی تھی اور چھت کی سمت نظر دوڑائی تو پرندوں کے گھونسلے نظر آنے لگے۔

یہ بینچ وہی ہے، جہاں اماں اور ثانیہ خالہ گھنٹوں بیٹھ کر گفت وشنید کا سلسلہ جاری رکھتیں اور ماموں جبران جب خلل ڈالنے کی کوشش کرتے تو ابا میاں کو شکایت پہنچادی جاتی۔

لان میں موجود جھولے سے میں، ماموں کی بیٹی اذکیٰ کو گرنے سے بچانے کے لیے خود گر گئی۔ اماں میری جانب لپکیں، مجھے اپنی گود میں اٹھالیا اور فرطِ محبت سے میری پیشانی پر بوسہ دیا۔

تمام یادیں میرے سامنے دھویں کی صورت اڑنے لگیں اور کوفت کے مارے میں دوبارہ لان میں آگئی۔

"شعور کی منازل میں نے بہت جلدی ہی طے کرلی ہیں۔۔"میں نے لان میں بیٹھتے ہوئے سوچا۔

ہلکی سی سرسراتی ہوا آس پاس کے منظر کو مزید پراسرار بنانے لگی

بیگ میں موجود ڈائری نکال کر میں افلاک کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"یااللہ تیرا شکر ہے تو نے مجھے ہر اس شے سے نوازا جسکی میں قابل بھی نہ تھی۔مجھے بخش دے

ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا، انک علی کل شیءٍ قدیر ٥

اے ہمارے رب، ہمارے نور کو ہمارے لیے مکمل کردے (یہاں اشارہ پل صراط کی طرف ہے)اور ہمیں بخش دے، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔"

میں نے اماں کی یاد کروائی ہوئی دعا تین مرتبہ دوہرائی۔

ڈائری کے پنے پلٹتے ہوئے مجھے اماں کی لکھائی نظر آئی۔

"میری جان!

میری دعا ہے رب تعالیٰ تمہاری زندگی کو خوشیوں سے بھر دے، آنکھوں میں کھلتے گل کبھی نہ مرجھائیں، تمہارا ہر خواب مٹی کی چادر سے محفوظ رہے، ہمیشہ خوش رہو۔۔

ایک فرمانبردار بیٹی کے نام

۱۲جون۲۰۱۸

بروز منگل

یہ اماں نے مجھے میری سالگرہ پر لکھ کر دیا تھا۔

"ان کی فرمانبردار بیٹی ان کی حیات کے آخری دنوں میں نافرمانی کر بیٹھی۔۔" میں نے لفظوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے سوچا

اور کچھ سوچتے ہوئے لکھنا شروع کیا

میری ماہِ لقا اماں!

www.novelsclubb.com

امید کرتی ہوں آپ وہاں، اس دھوکے کی دنیا کی نسبت بہترین زندگی گزار رہی ہوں گی۔

اماں، ماہیر مجھے ہر روز کہتا ہے کہ "لاتعداد آنسوؤں کی برسات بوجھل وجود اور لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ چلتے ہوئے شہرِ خاموشاں میں، میں اماں کو اپنی بانہوں میں لئے لحد میں اُتار کر گھر لوٹ آیا۔ یہ منظر زندگی بھر میری آنکھوں کو بھول نہیں پائے گا آپا۔۔" وہ آپ کو یاد کر کے بہت روتا ہے۔ اماں آپ کو پتا ہے میرا حوصلہ کب ٹوٹا؟ جب میں نے آپ کو بہت اٹھایا، میں رو رہی تھی، چلا رہی تھی لیکن آپ نے جواب نہ دیا، واللہ میں کرچیوں کی صورت ٹوٹ کر بکھر گئی۔

آپ۔۔ ایک بہترین ماں ہیں، آپ کے جانے کے بعد اب بھی میں زندگی کہ ہر موڑ پر آپ کو بے انتہا یاد کرتی ہوں۔ میری خانم، آپ سے بچھڑنے کا میں نے کبھی تصور بھی نہ کیا تھا لیکن رب تعالیٰ کو یہی منظور تھا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا پر میں راضی ہوں۔

نہ آپ کو ابا کی طرف سے سکون میسر ہوا نا ہی میرے اور ماہیر کی طرف سے سکھ مل سکا واللہ میں بہت شرمندہ ہوں اماں۔۔ آپ صحیح کہتی تھیں کہ مرنے کے بعد جو قدر آئے وہ بھی کیا قدر ہے؟

www.novelsclubb.com

اماں !یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے فقط داعی اجل کو لبیک نہیں کہا آپ تو مجھ "بے مقدور" کی حیات کی تمام رونقیں بھی سمیٹ کر اپنے ساتھ لے گئی ہیں۔آپ کے الفاظ، آپ کی باتیں،سب کچھ میری آنکھوں کے سامنے ایک فلم کی مانند رواں ہیں۔ جنہیں سوچتے ہوئے ہر پل میرا دم گھٹتا ہے۔۔ابا تو آپ کے آخری حقوق بھی ادا کرنے نہ آئے۔۔

میں ابھی بھی دروازہ کھولے بیٹھی ہوں۔۔میری نگاہیں چوکھٹ پر مرکوز ہیں کہ ابھی ایک سیاہ لبادہ اوڑھے عورت مجھ "خاکسار" کی جانب اپنے قدم بڑھائے گی اونچی آواز میں سلام کرے گی اور میں دوڑتی ہوئی آپ سے لپٹ جاؤں گی۔اگر مجھے معلوم ہو کہ آپ میرے خواب میں آئیں گی تو میں کبھی نیند سے بیدار نہ ہوں۔اماں مجھے لگتا ہے سب آگے بڑھ گئے ہیں لیکن میرے دل میں آپ نے جو زخم چھوڑا ہے وہ ابھی تک تازہ ہے،اس گھاؤ سے ابھی بھی خون رس رہا ہے۔

www.novelsclubb.com

میرے پھولوں کے باغ میں سب سے خوبصورت پھول کو اللہ رب العزت نے اپنے پاس بلا لیا لیکن میں مطمئن ہوں کہ آپ کو وہاں ذہنی سکون تو میسر ہو گا جس کے لیے آپ یہاں ترستی تھیں۔

وہ دن جو آپ کے ساتھ بیتے ہیں، میری زیست کے خوبصورت ترین دن تھے وہ اور پھر آپ کے جانے کے بعد میں نے خوشیاں ہی نہیں دیکھیں۔۔

مجھے جب آپ کی یاد آتی ہے تو میں راتوں کو سو نہیں سکتی، فرطِ محبت کی خاطر میں ترس رہی ہوں، آپ کی تصاویر مجھے مزید شرمندہ کرنے لگتی ہیں۔۔میں ایک بہت بری بیٹی ہوں اماں مجھے معاف کر دیں۔

آپ کی نافرمان بیٹی

www.novelsclubb.com

میری سرخ و اداس آنکھوں سے بہتے آنسو، قرطاس پر سیاہی پھیلانے میں مؤثر ثابت ہوئے۔میں نے یہ لکھ کر فوراً اپنا سر گود میں رکھ دیا اور زار و قطار رونے لگی۔

میں اس آبائی گھر میں سکون کی غرض سے آئی تھی لیکن اپنے اندر پرانی باتوں اور یادوں کا ایک سمندر لے کر واپس لوٹوں گی۔

یکدم مسجد کے لاؤڈ اسپیکر میں تلاوت شروع ہوئی میں نے سر اٹھا کر عالمِ بالا کی جانب دیکھا، ننھے پرندے اپنے ٹھکانوں کی جانب بڑھ رہے تھے

تعوذ و بسملہ کے بعد سورہ بقرہ کی آیت ۱۵۳ کی تلاوت کی گئی۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ-اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ (153)

اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد چاہو بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

اس مردِ مومن نے فقط تلاوت کی چونکہ میں دو سال تفسیر مصحف کا کورس کر چکی ہوں لہذا با آسانی ترجمہ سمجھ میں آگیا۔

"آسمان کو اوڑھنا اور زمین کو بچھونا بنانے والے رب! میں تیری رضا پر راضی ہوں اور تجھ سے مشکلات کا حل چاہتی ہوں، میری اماں کو یہاں سے بہترین اہل وہاں عطا فرما، ان کی قبر کو اولوں سے دھو دے، میرے کشکول کو ہدایت کے نور سے بھر دے۔

یامالک القدوس مجھے اپنا قرب عطافرمااور مجھے صابرین میں سے کر دے آمین (الہی قبول فرما)"

میں نے گڑگڑاتے ہوئے عاجزی وانکساری سے دعامانگی۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ تو مجھے ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے پھر بھلاوہ مجھے کیوں صبر عطانہ کرے گا؟میں نے اپنے آپ کو حوصلہ دیااور چیزیں بیگ میں ڈال کر واپس جانے لگی۔

اور کہاجاتاہے ناں

"جو کھویاہے ساتھ لائے تھے کیا؟"

پھراسکے بعد کسی دوسری بات کاجواز ہی پیدانہیں ہوتا۔۔

www.novelsclubb.com

ویسے بھی ہمیشگی کی زندگی منتظر ہے ہماری

"وہاں محبتیں مرتی نہیں اور عمریں بڑھتی نہیں"

چلو شہرِ نہاں میں چلتے ہیں

جہاں دریچے میں پھول کھلتے ہیں

جہاں راستوں کو سلے ملتے ہیں

جہاں بچے تتلیاں پکڑتے ہیں

جہاں باغ کُھلے ملتے ہیں

جہاں خواب تعبیر میں ڈھلتے ہیں

جہاں مائیں مسکراتی ہیں

ہم کو گلے سے لگاتی ہیں

ہر غم سے دور ہو جاتی ہیں

لبوں پہ مسکان ہوتی ہے

آنکھیں سراب دکھتی ہیں

جہاں دل بھی شفاف ہوتے ہیں

جہاں دریچوں میں پھول کھلتے ہیں

چلو شہرِ نہاں میں چلتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

زینب نثار بھٹی

ملالِ زیست کے متعلق

یہ کہانی اس روئے زمین پر موجود ہر ایک ذی روح کے متعلق ہے۔ کہیں نا کہیں آپ میں بھی "میرب"، "ماہیر"، "ثمینہ" اور "وسیم" جیسی شخصیات موجود ہیں۔

قدرت کا اصول ہے موت اور موت برحق ہے لیکن اسکے بعد حوصلہ، صبر اور دلیری ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہے لیکن جو جدوجہد کرے اور رب تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ صبر پر سرِ تسلیم خم کرلے تو وہی اس فریبی دنیا میں اپنی باقی عمر کے دن کاٹ سکے گا۔۔

www.novelsclubb.com

ماں کی موت تو ویسے ہی ایک ایسا صدمہ ہے جس میں ماں خود حوصلہ دینے کے لیے نہیں آتی وہ آنکھیں موندے سوئی رہتی ہے اور ماں کے بغیر رہنا بہت مشکل ہو جاتا ہے جیسے دل میں لاعلاج زخم ہو گیا ہو۔

ہم اپنے آپ کو سٹریٹ فارورڈ کہتے ہوئے اپنے والدین سے اکثر اوقات تلخ کلامی کر جاتے ہیں۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ اسلام میں انھیں "اف" کہنے کی بھی ممانعت ہے۔ میرب کی طرح کی پشیمانی اٹھانے سے پہلے ہی ایسے افعال و حرکات سے باز آ جایئے۔

ماں کے داعی اجل کو لبیک کہنے کے بعد اولاد کو باپ کی بے حد ضرورت ہوتی ہے لیکن اگر باپ بھی "وسیم" کی طرح کا ہو جو پردیس کی رنگینیوں میں خود کو محو کر لے تو پیچھے بے چاری اولاد جیتے جی مر جاتی ہے۔

"مجبوری اور ذوق و شوق/لت" ان دونوں میں زمین و عرش و کرسی کا فرق ہے۔۔

اور اماں کے لیے فقط اتنا ہی کہوں گی

"تمہارے بعد سفر میں کوئی مزہ نہ رہا

ہر ایک موڑ پہ سوچا کے لوٹ جائیں کیا؟"

www.novelsclubb.com

اگر آپ کے والدین حیات ہیں تو للہ سبحانہ و تعالیٰ انھیں صحت اور ایمان سے بھرپور زندگی دے اور اگر وہ اس جہاں سے کوچ کر گئے ہیں تو انھیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔

تمت بالخیر

www.novelsclubb.com